Instructions

1. Give numbering to headings
2. Do not write lengthy paragraphs. Write medium sized paragraphs with headings.
3. Do not use table for comparison and contrast questions.
4. Draw figures/diagram/flowchart where needed.
5. Start new question from fresh page.
6. Give around 15 headings for 20 marks question.
7. Every question should have introduction and conclusion paragraphs.
8. Add Quran/Hadees references wherever possible.
9. Narrate incidents from the life of Holy Prophet (SAWW) and Khulafa-e-Rashideen.
10. Add one quotation of famous religious scholar in each question.
11. Change colour scheme for references to give them more visibility.
12. Manage time.
13. Wide page borders are discouraged. Should be reasonable.
14. Avoid writing wrong references.
15. Give more weightage to expressedly asked part/s of the question.
16. Avoid writing wrong Quran/Hadith references. It puts extremely negative impression.

Day: Date:

سوال ۲۰

رسالت کا معنی و مفہوم:

رسالت عربی زبان کا لفظ ہے
"رسل" سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں پیغام پہنچانا یا آگاہ کرنا۔
رسول دراصل پیغام پہنچانے والا ہے۔ جو اپنے اخلاق کردار، اعمال اور ہر قول و فعل سے اللہ کا پیغام بندوں تک پہنچاتا ہے یہ رسول کہلاتا ہے۔
عقیدۂ رسالت درحقیقت رسول پر عمل لانے کا نام ہے اور
[illegible] اسلام میں [illegible] آخری
اور پیغمبر ہونے پر ایمان لانا اور گواہی دینا ہے۔
عقیدۂ رسالت پر دو قسم کی آراء ہیں۔

① ایک رائے کے مطابق
اسلام میں چار رسول ہیں جن پر الہامی کتابیں نازل ہوئیں۔
حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل ہوئی
حضرت داؤد پر زبور نازل ہوئی
حضرت عیسیٰ پر انجیل نازل ہوئی۔
حضرت محمد ﷺ پر قرآن مجید نازل ہوئی
قرآن پاک میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کو بھی رسول پکارا گیا
② دوسری رائے کے مطابق اسلام میں کل 313 رسول ہیں
جن پر صحیفے نازل ہوئے ہیں

Day: Date:

نبی سے کیا مراد ہے؟

نبی عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں "خبردار کرنے والا"۔ فقہا کی ایک رائے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر مبعوث فرمائے ہیں۔

عقیدۂ رسالت کی اہمیت پر قرآن و سنت سے استدلال:

قرآن مجید، سنتِ رسول اور اجماعِ صحابہ سے عقیدہ رسالت کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

1- قرآنی آیات:

رسول ﷺ کے آخری رسول اور نبی ہونے پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ (القرآن)

ترجمہ: محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں ہے بلکہ اللہ کا نبی اور آخری رسول ہے۔

ایک اور مقام پر رسول ﷺ کی اطاعت اور ایمان لانے سے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول وارکعوا مع الراکعین۔

ترجمہ: اور اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

Day: Date:

2- احادیث کی روشنی میں: نبیﷺ نے اکثر مقامات پر اپنے آخری نبی اور رسول ہونے کی گواہی دی ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ:

"میری اور مجھ سے پہلے آنے والے انبیا کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کسی نے ایک دیوار بنائی ہو اور ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی ہو۔ وہ اینٹ میں ہوں۔"

ایک اور مقام پر رسولﷺ نے واضح الفاظ میں فرمایا:

"رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔"

3- صحابہ کرامؓ کا اجماع:

نبی کریمﷺ کی وفات کے بعد جب مسلمہ بن کذاب نے نبوت میں شراکت کا دعویٰ کیا تو تمام صحابہ کرامؓ نے اجماع کر کے مسلیمہ بن کذاب کو کافر قرار دیا اور اسے دائرہ اسلام سے خارج کر دیا۔

رسول کی خصوصیات: رسول یا نبی کی کچھ خاص خصوصیات ہیں جو اسے باقی انسانوں سے منفرد کرتی ہیں۔ مثلاً

1- بشریت: ایک رسول بھی بشر ہوتا ہے اور عام انسانوں کی طرح زندگی گزارتا ہے تاکہ لوگ اس سے راہنمائی لے سکیں۔ قرآن پاک میں آتا ہے:

إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

ترجمہ: بے شک میں تمہاری طرح کا ہی ایک انسان ہوں

یہ ان سوال کرنے والوں کے لیے جواب ہے جو کہتے ہیں کہ رسول کو فرشتہ

Day: Date:

ہونا چاہیے تھا۔

2۔ وھبیت: وھبیت سے مراد یہ ہے کہ رسالت کوئی ایسا عمل نہیں ہے جو محنت اور مشقت سے حاصل کیا جائے۔ یہ اللہ کی خاص عطا ہے جو اُس کے خاص بندوں پر ہوتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ۔

ترجمہ: اللہ جانتا ہے کہ اسے رسالت کس کو سونپنی ہے۔

حضرت موسیٰ نے چالیس سال تک کوہِ طور پر روزے کی حالت میں عبادت کر کے رسول کا درجہ حاصل کیا۔

3۔ ~~کتاب~~ اللہ سے علم کا حصول:

ایک رسول اللہ مبارک و تعالیٰ کی تعلیمات بندوں تک پہنچاتا ہے اور ہر تعلیم کو عملی طور پر کر کے دکھاتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ نے فرمایا:

وما ینطق عن الھوی۔ ان ھو الا وحی یوحی۔

ترجمہ: اور (رسول) خود سے کچھ نہیں کہتا بلکہ وہ وحی کی ہوئی باتیں پہنچاتا ہے۔

رسول ﷺ نے نماز کے حکم کو عملی طور پر کر کے دکھایا۔

4۔ اللہ سے محبت کا ذریعہ: رسول در اصل اللہ سے محبت کا کیا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کا تعلق رسول سے محبت سے ہے جس کا ذکر قرآن مجید میں بار بار کیا گیا ہے۔

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔

(اے نبی) آن سے کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو

Day: Date:

میری اطاعت کرو اللہ بھی تم سے محبت کرے گا۔"

انفرادی زندگی میں عقیدۂ رسالت کی اہمیت:

عقیدۂ رسالت کی انفرادی زندگی میں اہمیت کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ شریعتِ محمدی اور عمل محمدی کو آنے والی تمام اقوام کے لیے کافی قرار دیا گیا ہے جس میں ایمان کی تکمیل سے لے کر زندگی گزارنے کا ہر پہلو عملی طور پر کر کے دکھایا گیا ہے۔

① **ایمان کی تکمیل:** عقیدہ رسالت اسلام کا دوسرا بڑا عقیدہ ہے جس پر ایمان لائے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ اس کی سب سے بڑی گواہی کلمہ طیبہ کی صورت میں ملتی ہے۔

لا إله إلا الله محمد رسول الله۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں

② **زندگی کا درست خاکہ اور عملی نمونہ:** رسول دراصل بندوں کے سامنے زندگی کا خاکہ پیش کرتا ہے۔ اور ایک واضح اور جامع زندگی گزارنے کے اصول سکھاتا ہے

لقد کان لکم فی رسول اللہ أسوة حسنة۔

درحقیقت تم لوگوں کے لیے رسول ایک عملی نمونہ ہے۔"

زندگی کے کسی بھی عمل جیسا کہ نکاح، عبادات، کاروبار، سیاسیات، معاشیات ہر معاملے میں رسول ﷺ سے رہنمائی لی جاسکتی ہے۔

Day: ________ Date: ________

⑤ **اعلیٰ کردار اور اخلاق:** اعلیٰ کردار اور اخلاق کے حصول کے لیے رسول ﷺ کی ذات کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ رسول ﷺ نے وقتاً فوقتاً اپنے دشمنوں کے ساتھ بھی صلہ رحمی کا مظاہرہ کیا اور انسانیت کے جذبے کو فروغ دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"بے شک آپ ﷺ اخلاق کے اعلیٰ درجے پر فائز ہیں۔"

اس سے مضبوط کردار اور اعلیٰ اخلاق کی عملی نشانیاں دیکھی جا سکتی ہیں۔

⑥ **اللہ کے قرب کا حصول:** اطاعتِ رسول سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ جیسے قرآن مجید میں نماز کا ذکر کیا گیا ہے یہ اللہ اور بندے کو جوڑتی ہے۔ مگر اس کا نمونہ سنتِ رسول میں ملتا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ

صلوا کما رایتمونی أصلي۔

"اس طرح سے نماز پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔"

اجتماعی زندگی میں عقیدہ رسالت کی اہمیت:

انفرادی زندگی کی طرح عقیدہ رسالت کے اجتماعی زندگی پر بھی بے شمار اثرات ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

1۔ **مضبوط معاشرہ:** عقیدہ رسالت درحقیقت ایک مضبوط معاشرے کی بنیاد رکھتا ہے جہاں افراد کو باہمی صلہ رحمی ہم آہنگی اور انسانی مخلصانہ اقدار کی اہمیت سے روشناس کروایا جاتا ہے۔ اللہ رب العزت کے دور کے مسلمان معاشرے

Day: ____________ Date: ____________

کی تعلیمات رسول کے ذریعے بندوں تک پہنچتی ہیں۔

ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا۔

ترجمہ: "اور جو رسول تمہیں دے اسے لے لو اور جس سے منع فرمائے اسے چھوڑ دو۔"

2- اللہ سے مضبوط تعلق: اگرچہ اللہ سے مضبوط تعلق کا انفرادی زندگی پر گہرا اثر ہے مگر دینی رسول کی دی گئی تعلیمات اجتماعی زندگی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ جہاں ایک معاشرہ غیر اخلاقی اداروں سے دور رہتا ہے اور اللہ کی عبادت کو اولین فریضہ سمجھتا ہے جیسا کہ فرمایا:

إن اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین آمنوا صلوا علیہ۔

اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود و سلام بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی اس پر سلام بھیجو۔

3- دنیا و آخرت میں مغفرت و نجات:

اطاعت رسول سے دنیا و آخرت میں مغفرت اور نجات حاصل ہوتی ہے جب ایک معاشرہ اپنے معاملات اطاعت رسول کے ذریعے ادا کرتا ہے تو یا ہمیں نجات حاصل ہوتی ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ رسول کی اطاعت کا حکم دیتا ہے اور اپنے غفور رحیم ہونے کا بھی کہتا ہے جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اطاعت رسول دنیا و آخرت میں کامرانی اور نجات کا ذریعہ ہے۔

إن اللہ غفور الرحیم۔

بے شک اللہ رحم کرنے والا معاف کرنے والا ہے۔

Day: ________ Date: ________

(4) دنیاوی معاملات میں راہنمائی:

اخروی معاملات
کے ساتھ ساتھ رسولؐ کی ذاتِ مبارک انسانیت کی
دنیاوی معاملات میں بھی راہنمائی فرماتی ہے۔ جس میں
بطور معاشرہ کاروبار کرنا جیسا کہ رسولؐ نے کر کے
دکھایا، عائلی زندگی میں معاملات ادا کرنا جیسا کہ
رسولؐ نے اپنی زندگی میں کر کے دکھایا۔ حدیث میں
آتا ہے کہ:

تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں
کے ساتھ اچھا ہے اور میں تم میں سب سے بہتر ہوں۔

خلاصہ:

عقیدہ رسالت درحقیقت ایک مسلمان کے ایمان
کا لازمی حصہ ہے۔ نبوت اور رسالت کا ایک طویل سلسلہ رسولؐ
پر اختتام پذیر ہوا۔ جن کی زندگی تمام بنی نوع انسان کے لیے
مشعلِ راہ ہے۔ آپؐ کی ہر قولی، فعلی اور اقراری سنت اور
قرآنِ کریم انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی
میں راہنمائی فرماتے ہیں۔ نہ صرف جینے کا طریقہ بلکہ آخرت
کا سامان کرنے کے لیے واضح سنتِ رسول موجود ہے جس
سے تمام ادوار کے لوگ فائدہ اٹھاتے آئے ہیں اور یونہی
مستفید ہوتے رہیں گے۔

Day:________ Date:________

سوال نمبر ۲

زکوۃ کا معنی و مفہوم:

زکوۃ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی پاک کرنے / نمو پانے کے ہیں۔

اصطلاحاً زکوۃ سے مراد یہ ہے کہ جب مال ایک حد سے بڑھ جائے تو ایک خاص شرح کے حساب سے مال نکال کر مخصوص کردہ مصارف میں بانٹ دیا جائے۔

اسلام میں زکوۃ کا ایک مکمل نظام موجود ہے۔ جس میں زکوۃ کا نصاب، شرح اور مصارف کو تفصیلی طور پر بیان کیا گیا ہے۔

زکوۃ کی اہمیت قرآن، سنت و فقہاء کی آراء کی روشنی میں:

قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

خذ من أموالهم صدقة تزكيهم وتطهرهم

یعنی اُن کے مال میں سے صدقہ لے کر انہیں پاک اور صاف ستھرا کر دو۔

اسی طرح حضرت جریر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے رسول ﷺ کے پاس نماز ادا کرنے، زکوۃ ادا کرنے اور انسان کے ساتھ حسنِ سلوک کے ساتھ پیش آنے پر بیعت کی۔

اسی طرح مصنف خورشید احمد اپنی کتاب اسلامی نظریہ حیات

Sadqaat?

Day: ________ Date: ________

میں لکھتے ہیں کہ "احکام دین دو طرح کے ہوتے ہیں ایک حقوق وہ جن کا تعلق اللہ سے ہوتا ہے جیسا کہ نماز اور ایک وہ جن کا تعلق حقوق العباد سے ہوتا ہے جیسا کہ زکوۃ۔

ان قرآنی، سنتی اور فقہی دلائل سے زکوۃ کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

زکوۃ ادا نہ کرنے والوں کے خلاف وعید:

زکوۃ ایک

عاقل، بالغ، آزاد اور صاحب استطاعت مسلمان پر فرض ہے۔ صاحب استطاعت وہ شخص ہوتا ہے جو درج ذیل شرائط پوری کرتا ہو

1۔ ایک خاص نصاب جتنے مال کا مالک ہو

2۔ اس مال پر ایک سال کا وقت گزر گیا ہو

3۔ مال بڑھتا ہو۔

اگر کوئی صاحب استطاعت شخص زکوۃ ادا نہیں کرتا تو اس کے بارے میں اللہ فرماتا ہے:

والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب ألیم۔ (سورۃ التوبۃ: 60)

اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر رکھتے ہیں اور اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں سخت عذاب کی وعید سنا دو۔

زکوۃ کا نصاب اور شرح:

زکوۃ ہر صاحب استطاعت مسلمان پر فرض ہے جس کو ایک خاص نصاب پر مانا جاتا ہے اور خاص شرح کے مطابق ادا کیا جاتا ہے جیسا کہ:

Day: ________ Date: ________

1- سونے اور چاندی کا نصاب:

ساڑھے سات 7½ تولا سونا

اور 52½ تولے چاندی پر شرح زکوۃ 2.5% ہے۔

2- مال کا نصاب:

مال جس کی کل قیمت 7½ تولے سونے یا 52½ تولے

چاندی جتنی ہو اُس پر 2.5% زکوۃ واجب ہے۔

3- مویشیوں پر زکوۃ کا نصاب:

سوائم یعنی چرنے والے مویشی

جو سال کا غالب حصہ قدرتی باغات پر چرتے ہیں پر زکوۃ درج

ذیل ہے

5 اونٹ پر ایک بکری

30 بقر (گائے، بیل، بھینس) پر ایک بکری

40 غنم (بھیڑ، بکری) پر ایک بکری

خچر اور گدھے اور ہاتھی پر زکوۃ فرض نہیں۔

4- فصل/پیداوار پر زکوۃ:

پیداوار پر دی جانے والی زکوۃ

کو عشر کہتے ہیں۔ ایسی فصل جو قدرتی پانی سے سیراب

ہو اُس پر 10% عشر جبکہ جو فصل مصنوعی طریقے سے سیراب

ہو اُس پر 5% عشر فرض ہے

5- مالِ غنیمت اور زمین سے نکلا ہوا مال:

مالِ غنیمت جو

غزوات، جنگوں سے حاصل ہو اور زمین سے نکلے ہوئے مال

کا 5% بیت المال کو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

Day: Date:

"جو کچھ تم زمین سے نکالتے ہو وہ ہم نے نکالا ہے۔"

مصارفِ زکوۃ: قرآن پاک کی سورۃ التوبہ آیت نمبر 60 میں تمام مصارفِ زکوۃ کا تفصیلاً ذکر کیا گیا ہے

إنما الصدقات للفقراء والمساكين والعملين عليها والمولفة قلوبهم وفي الرقاب والغارمين وفي سبيل الله وابن السبيل ~~الله~~ فريضة من الله.

اور یہ صدقات فقراء، مساکین، زکوۃ کا مال جمع کرنے والے (اسلام قبول کرنے والوں) کے دلوں کو سکون دینے، غلاموں کو آزاد کرانے، قرض داروں کی مدد کرنے، اللہ کی راہ میں خرچ کرنے اور مسافر کے لیے ہیں اور یہ اللہ کی طرف سے ایک فریضہ ہے

← فقیر

← مسکین جو حالات سے مجبور ہو مگر مدد نہ مانگتا ہو (سفید پوش)

← زکوۃ اکٹھا کرنے والے

← جن نے نیا اسلام قبول کیا ہو

← غلاموں کو آزاد کرنے

← قرض داروں کا قرض اتارنے

← اللہ کی راہ میں جہاد کرنے یا تبلیغ کرنے

← بھٹکے ہوئے مسافر کی مدد کرنے کے لیے ہیں

زکوۃ کے روحانی زندگی پر اثرات: زکوۃ کے روحانی زندگی پر درج ذیل اثرات ہیں

Day: Date:

1- تزکیہ المال: زکوۃ کا مقصد مال کو پاک کرنا ہے جیسا کہ پہلے بیان کردہ آیات اور احادیث سے واضح ہوتا ہے۔

خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم و تزکیھم

اے نبیؐ ان کے مال سے صدقہ لے کر انہیں پاک صاف کر دو۔

2- تزکیہ نفس: زکوۃ دینے سے انسان میں بخل اور فضول خرچ جیسی برائیاں کم ہوتی ہیں۔ جیسے اللہ نے فرمایا:

"ہم نے زکوۃ فرض کی ہے تاکہ تم امیروں سے لے کر غریبوں میں تقسیم کرو۔"

3- مال میں برکت: زکوۃ ادا کرنے سے مال میں برکت آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

"زکوۃ دینے سے مال گھٹتا نہیں بلکہ بڑھتا ہے۔"

4- عذاب سے نجات: زکوۃ ادا نہ کرنے والوں کو کھلے الفاظ میں عذاب کی وعید سنائی گئی ہے

فبشرھم بعذاب ألیم

پس انہیں سخت عذاب کی وعید سنا دو۔

5- حصول نیکی: زکوۃ ادا کرنے سے نہ صرف مال پاک ہوتا ہے بلکہ نیکیاں بھی حاصل ہوتی ہیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔

تم نیکی کو نہیں پا سکتے جب تک کہ تم اپنے محبوب مال میں سے خرچ نہ کرو۔

CS CamScanner

Day: ____________ Date: ____________

زکوۃ کے اخلاقی زندگی پر اثرات:

1- عاجزی وانکساری:

زکوۃ ادا کرنے سے انکساری اور عاجزی انسان کی ذات میں شامل ہو جاتی ہے کہ اُس کا مال اللہ کا دیا ہوا ہے اور وہی چھیننے پر قادر ہے۔

2- ایثار و قربانی کا جذبہ: اس کے ساتھ انسان میں ایثار و قربانی کا جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ اُس کے مال سے ضرورت مند بھی مستفید ہو سکیں۔

وما أنفقتم من شئ فهو يخلفه. (القرآن)

اور جو کچھ تم خیرات کرتے ہو اللہ اُس کے عوض تمہیں عطا کرے گا۔

3- خود کفالت کا فروغ: زکوۃ کی تقسیم کی وجہ سے فقیر، مسکین، قرض دار، مسافر اور نو مسلم خود کفیل بن جاتے ہیں اور معاشرہ باہم طور پر مضبوط ہوتا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

والذين في أموالهم حق معلوم للسائل والمحروم.

اور یہ وہ لوگ ہیں جن کے مال میں ضرورت مندوں اور حاجت مندوں کا حق موجود ہے۔

4- معاشرے میں سود کا خاتمہ:

زکوۃ ادا کرنے سے معاشرے میں سود کا خاتمہ ہوتا ہے کیونکہ (مستحق) لوگ زکوۃ کے پیسوں سے اپنی ضروریات پوری کر لیتے ہیں۔

5- باہمی مدد کا فروغ: زکوۃ ادا کرنے سے معاشرے میں باہمی مدد کو فروغ ملتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

"اور زکوۃ فرض کر دی گئی تاکہ غریب امیر سے لے کر غریب کو دی جا سکے۔"

Day: ______ Date: ______

زکوۃ کے سماجی زندگی پر اثرات:

1- معاشرے میں غربت کا خاتمہ:

آج کے دور میں زکوۃ کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ غربت کا خاتمہ کرنے میں مددگار ہے۔ اس سے دولت ایک حالت میں نہیں رہتی بلکہ تمام معاشرے میں گردش کرتی ہے

اللہ فرماتے ہیں: كي لا يكون دولة بين الأغنياء منكم۔

ترجمہ: کہیں دولت مالداروں کے درمیان ہی نہ گردش کرتی رہے۔

2- سماجی کاموں میں مددگار:

زکاۃ فلاحی کاموں اور سماجی اداروں کی تعمیر و ترقی میں استعمال ہو سکتی ہے۔

مولانا ابوالاعلی مودودی فرماتے ہیں کہ

"آج کے دور میں میں زکوۃ کا مال سماجی/فلاحی کاموں میں خرچ کرنا جائز ہے۔"

3- ایثار و قربانی کا جذبہ:

زکوۃ ادا کرنے سے معاشرے میں ایک دوسرے کی مدد کا احساس جاگتا ہے انسان ایسے افراد کی تلاش میں رہتا ہے جو کہ زکوۃ لینے کے حقدار ہوں۔ اس طرح مجبور افراد کا پردہ رہتا ہے اور مالدار افراد میں عاجزی قائم رہتی ہے۔

4- نصرتِ دین:

آج کل جیسے غزہ میں مسلمانوں کا قتل و غارت اور نسل کشی ہو رہی ہے زکوۃ ان کی مالی مشکلات آسان کر سکتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جو مسلمان دین اسلام کی تبلیغ

Day:______ Date:______

میں مشغول ہیں وہ بھی اس مال سے مستفید ہو سکتے ہیں
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وانفقوا في سبيل الله۔

اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔

خلاصہ:

زکوۃ فرض عبادتوں میں سے ایک عبادت ہے جو کہ صاحب استطاعت افراد سے متعلق ہے۔ اس سے معاشرے میں مال نا سور اور سود جیسی برائیاں دور رہتی ہیں مجبور افراد پردہ داری سے اپنی مالی ضروریات پوری کر سکتے ہیں اور دین کی تبلیغ بھی جاری رہتی ہے۔ اس کے اخلاقی، روحانی اور سماجی زندگی میں اثرات ان گنت ہیں جو دنیا و آخرت میں انسان کی فلاح کا باعث بن سکتے ہیں۔